



اورل سیکن کی کراہت

سوال: حال ہی میں میرے اورل سیکن کے بارے میں سوال کا جواب دیا اس کا بہت شکریہ۔ مزید یہ بھی بتائیں کہ کیا اس کے بارے میں کوئی واضح حکم قرآن و سنت میں موجود ہے؟؛ بظاہر تو یہ بہت گھناؤنا فعل
: لگتا ہے تو پھر اگر واضح طور پر منع نہیں کیا گیا تو کیوں؟؛ پچھلے سوال کا لنک یہ ہے۔

الحجاب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

شریعت کا اصول ہے یہ کہ "ہر عمل جائز ہے سوائے اس کے جس کے بارے میں شریعت میں واضح ممانعت آگئی ہو۔" یہی اصول سیکن پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ شریعت نے میاں بیوی کے سیکن کے معاملے میں صرف دو امور کی ممانعت کی ہے: 1. ایک دوران حیض سیکن اور 2. دوسرے پیچھے کے مقام (دبر) میں سیکن۔ اس کے علاوہ باقی سب جائز ہے۔ اورل سیکن کے بارے میں اختلاف اس وجہ سے ہے کہ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی واضح ممانعت نہیں آئی۔ فقہاء کے سامنے جب یہ صورت آئی تو انہوں نے قرآن و حدیث کے عمومی مزاج سے استدلال کیا ہے۔ بعض کے نزدیک چونکہ ممانعت نہیں آئی، اس لیے یہ جائز ہے اور بعض کے نزدیک چونکہ اس میں گندگی ہوتی ہے، اس وجہ سے ناجائز ہے۔ اس میں جواز کے قائلین میں ڈاکٹر یوسف القرضاوی صاحب کا نام آتا ہے۔ نیز جو لوگ جواز کے قائل ہیں، وہ بھی مطلق جواز کے نہیں بلکہ اس بات کے قائل ہیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو تیار کرتے ہوئے اگر منہ سے شرم گاہ وغیرہ کو چوم لیں تو اس میں حرج نہیں۔ تاہم مادہ منویہ کے منہ میں ڈسپارچ کرنے کو وہ بھی غلط سمجھتے ہیں۔

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ